



بینک دولت پاکستان

زری پالیسی سے متعلق فیصلہ

20 ستمبر 2014ء

جولائی کے زری پالیسی فیصلے کے بعد کے دور میں مستحکم معاشی حالات برقرار رہے۔ نمایاں ترین پہلو عمومی (headline) گرانی تھی جو اگست 2014ء میں کم ہو کر 7.0 فیصد سال بسال ہو گئی جو جون 2013ء سے اب تک پست ترین سطح ہے۔ مزید یہ کہ مالی سال 14ء میں 4.1 فیصد کی بہتر شرح نمو ریکارڈ ہونے کے بعد حقیقی معاشی سرگرمی مالی سال 15ء میں جاری رہنے کی توقع ہے۔ اس استحکام کا دوسرا نمایاں پہلو مالیاتی آزادکاری (fiscal liberalization) سے حاصل ہونے والے فوائد ہیں: گھٹتے ہوئے خسارے، محدود حکومتی قرضے اور قرضے کا بہتر خاکہ۔

مالی سال 14ء میں اوسط گرانی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت (CPI) 8.6 فیصد تھی جس کے بعد جولائی اگست 2014ء میں 7.4 فیصد ریکارڈ کی گئی۔ یہ زوال پذیر رجحان وسیع البیاد ہے کیونکہ قوزی گرانی (core inflation) کے دونوں پیمانے غیر غذائی غیر توانائی (NFNE) اور تراشیدہ اوسط (trimmed mean) بھی اگست 2014ء میں سال بسال کم ہو کر بالترتیب 7.8 فیصد اور 7.14 فیصد ہو گئے جبکہ جون 2014ء میں 8.7 فیصد اور 7.9 فیصد تھے۔ اگرچہ اصل پست گرانی مارکیٹ کے احساسات پر مثبت اثر مرتب کر سکتی ہے تاہم زری پالیسی کے فیصلے کے حوالے سے گرانی کا آئندہ طرز عمل اہمیت رکھتا ہے۔ مالی سال 15ء کے لیے اوسط گرانی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت کا لگ بھگ 8 فیصد کا موجودہ منظر نامہ منفی طور پر تبدیل ہو سکتا ہے اگر بجلی کی زراعت (subsidy) کم کی گئی اور گیس انفراسٹرکچر ڈولپمنٹ سیس لگایا گیا۔

2008ء سے کم نمو کا مظاہر کرنے کے بعد حقیقی معاشی سرگرمی میں مالی سال 14ء کے دوران بحالی کے آثار نمودار ہونا شروع ہوئے۔ تاہم نمو کے زور کا تسلسل بنیادی طور پر مالی سال 15ء میں زرعی پیداوار پر منحصر ہے۔ اس کا سبب یہ ہے کہ بڑے پیمانے کی ایشیا سازی (LSM) کی نمو توانائی کی مسلسل قلت، انڈینینڈ پاور پلانٹس کی پیداواری استعداد میں کمی، کھاد کے پلانٹس کو گیس کی کم فراہمی، چینی کے شعبے میں پست ملکی و بین الاقوامی قیمتوں اور غذا اور ٹیکسٹائل کے شعبوں میں بالترتیب بلند انوینٹریز اور پست برآمدی نمو کے امکانات کی بنا پر محدود رہ سکتی ہے۔

برآمدات و درآمدات میں تازہ ترین رجحانات خصوصاً تیل کی ادائیگیوں کو ملحوظ رکھا جائے تو تجارتی خسارہ بیرونی جاری کھاتے کے خسارے پر غالب رہے گا خواہ کارکنوں کی ترسیلات زر میں بھرپور نمو ہو۔ بیرونی جاری کھاتے کے خسارے کو پورا کرنا مشکل عمل ہوگا۔ زوال پذیر نجی سرمایہ کاری رقوم، خصوصاً بیرونی براہ راست سرمایہ کاریاں، توازن ادائیگی کی صورت حال کو سنبھالنے میں مسلسل دشواریاں پیدا کریں گی۔ اس سلسلے میں متوقع نجکاری رقوم کی آمد اور ڈالر میں یورو بانڈ رصلوک کا اجرا اہم ہوگا۔

مذکورہ بالا خطرات کے علاوہ موجودہ سیاسی تعطل، آئی ایم ایف کے چوتھے ریویو کی تکمیل میں تاخیر اور موجودہ موسلا دھار بارشیں اور سیلاب جو وسطی و جنوبی پنجاب پر چھا گئے ہیں معاشی سرگرمی میں ابتدائی بحالی کے لیے خطرے کا باعث بن رہے ہیں۔ دو اوائل الذکر عوامل نجی سرمائے کی آمد پر زیادہ اثر ڈالیں گے۔ مؤخر الذکر پیداوار اور تلف پذیر غذائی ایشیا کی سپلائی چین کو متاثر کر سکتے ہیں جو گرانی کے بصورت دیگر بہتر منظر نامے کے لیے دشواری کا باعث بن سکتا ہے۔ نقصانات کی پوری شدت سامنے آنے میں کچھ وقت لگ سکتا ہے تاہم ابتدائی آراء اور ماضی کے تجربات سے اندازہ ہوتا ہے کہ موجودہ سیلابوں سے خریف کی بعض فصلوں کو نقصان پہنچے گا اور عارضی طور پر سپلائی چین متاثر ہو سکتی ہے۔ معاشی نمو کے لیے مضمورات کے علاوہ سیلاب مالیاتی اور بیرونی شعبے پر باؤ ڈال کر معاشی عدم توازن بھی پیدا کر سکتے ہیں۔ مزید یہ کہ کم از کم ابتدائی طور پر نجی شعبے کے لیے قرض کی دستیابی بھی منفی طور پر متاثر ہو سکتی ہے۔ ان خدشات کی عکاسی ستمبر 2014ء کے اسٹیٹ بینک آئی بی اے کے اعتماد صارفین سروے میں بگاڑ سے بھی ہوتی ہے۔

معاشی خصوصاً بیرونی شعبے میں استحکام کو یقینی بنانے کے عمل اور سیلابوں کی وجہ سے ممکنہ نقصانات کی تلافی کے درمیان توازن لانے کی غرض سے محتاط پالیسیاں درکار ہیں۔ چنانچہ اسٹیٹ بینک نے پالیسی ریٹ میں کوئی تبدیلی نہ کرنے اور اسے 10 فیصد رکھنے کا فیصلہ کیا ہے۔

☆☆☆